6۔ نفیرِ عمل

ولادت: ۱۹۱۴ء

وفات: ۱۹۷۴ء

مجید امجدؔ

www.ilmkidunya.com

www.ilmkidunya.com

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
نفیرِ عمل	عمل کی پکار	مسلک	طریقہ / قاعدہ
شومیِ تقدیر	بدبختی / خراب نصیب	گراں مایہ	قیمتی
ماتم	رنج کرنا / گریہ زاری	جامِ جم	وہ پیالہ جو بادشاہ جمشید کی خواہش پر تیار کیا گیا تھا اور جس میں نجوم کے ذریعے مستقبل کا حال معلوم کیا جاتا
شیون	غم / سوگ	شوکت	شان
جور	ظلم	کے	بادشاہ / حاکم

www.ilmkidunya.com

www.ilmkidunya.com

فلک	آسمان	حشمت	شان و شوکت
پیر	بوڑھا	صولت	رعب / دبدبہ
شکوہ	شکایت	رَے	ایران کا مشہور حکمران خاندان جو انتہائی شان و شوکت رکھتا تھا
بے مہری	بے رحمی	خدشہ	فکر
چمنستان	پھولوں کا قطعہ	آلارم	اَلم کی جمع۔رنج و غم
تجلی	روشنی	مکروریا	دھوکا اور دِکھاوا
شبستان	آرام گاہ	کاسۂ حرص	لالچ کا کٹورا
نالہ	فریاد	طرفہ	عجیب

www.ilmkidunya.com

دبستان	مکتب / مدرسہ	پیروی	اطاعت
چارہ	درد کا علاج		

اشعار کی تشریح

شعر نمبر۔۱

آو کب تک گلہ ء شو می تقدیر کریں   کب تلک ماتم ناکامی تدبیر کریں

کب تلک شیون جو ر فالک پر کریں   کب تلک شکوہ بے مہری ایام کریں

و جوانان وطن ! و کوئی کام کریں

تشریح:

www.ilmkidunya.com

اگر کوئی فرد یا کوئی قوم تقدیر ہی کو سب کچھ جان کر تمام زندگی تقدیر کی کج روی کا ذکر کرتے رہیں ساری زندگی ایک ناکامی کا رونا روتے رہیں تو اسے افراد اور اقوام پر اللہ کی طرف سے ترقی کے تمام راستے بند ہوجاتے ہیں اس نظم میں مجید امجد نے اپنے وطن کے نوجوانوں کو عمل کی ترغیب دی ہے اس بند میں فرماتے ہیں کہ اے میرے نوجوانوں! تم اپنے بد بختی اور بدقسمتی کا رونا کب تک روتے رہو گے۔ اگر تمہارا کوئی منصوبہ کامیابی سے ہمکنار نہیں ہوتا تو کب تک اسکا ماتم کرو گے تم آسمان کا ظلم و ستم سہ سہ کر کب تک روتے رہو گے اور زمانے کی بے وفائی اور بے رخی کی شکایت کرتے رہو گے تمہارے یہ سب کام فضول اور بے کار ہیں محنت و مشقت سے کام لو اور عمل کرکے دکھاؤ، عمل ہی تمہاری مشکلات اور مصائب کا حل ہے۔ بقول اقبال:۔

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی

یہ خاکی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری

شعر نمبر۔ 2

آج برباد خزاں ہے چمنستان وطن آج محروم تجلی ہے شبستان وطن

مرکز نالہ و شیون ہے دبستان وطن وقت ہے چارہ درد دل ناکام کرے

نوجوانانِ وطن! آؤ کوئی کام کریں

تشریح:

اس بند میں شاعر ملک کی صورت حال کی مزید تصور کشی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آج ہمارے ملک پر سیاہ بادل چھائے ہوئے ہیں میں مانتا ہوں کہ خزاں کی زہریلی ہواؤں نے ہمارے وطن کے باغوں کو اجاڑ کر رکھ دیا ہے ہمارے گھروں اور آرام گاہوں میں تاریکی اور اندھیرے کا راج ہے اور یہ روشنیوں سے محروم ہے ہمارے وطن کی درسگاہوں میں تعلیم نام کی کوئی چیز نہیں بلکہ ان سے نالہ و فریاد کی صدائیں اٹھ رہی ہیں لیکن صرف رونے دھونے اور راضی بہ تقدیر ہو کر بیٹھنے سے کام نہیں چلے گا میرے وطن کے جوانو! کام کا وقت ہے دل کے درد کا علاج کام اور صرف کام ہے۔کام اور عمل کرنے سے آپ اپنی زندگی میں انقلاب لا سکتے ہیں۔بہار کے بجائے آج وطن عزیز پر خزاں کا راج ہے ہر لمحہ ترقی سے دور اور زوال سے قریب کر رہا ہے۔کیونکہ جو اقوام سستی، کاہلی اور آسانی کے ساتھ ساتھ بے حسی کا شکار ہو جاتی ہیں وہ اپنی موت کے فتوی پر خود مہر ثبت کرتی ہیں۔

شعر نمبر۔3

آؤ اجڑی ہوئی بستی کو پھر آباد کریں آؤ جکڑی ہوئی روحوں کو پھر آزاد کریں

www.ilmkidunya.com

آؤ کچھ پیروی کریں مسلک فرہاد کریں   یہ نہیں شرط وفا بیٹھ کے آرام کریں

نوجوانان وطن! آؤ کوئی کام کریں

تشریح:

شاعر نوجوانوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہتے ہیں ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر بیٹھنے سے کچھ نہیں ہوگا ہمارے ایک قدم آ گے آکر کام کرنا ہوگا اے میرے وطن کے نوجوانو! میں آپ سب کو دعوت دیتا ہوں کہ آؤ سب مل کر اپنے برباد وطن کی تعمیر نو کے لیے دن رات ایک کر دیں اور غلامی کی زنجیروں میں جکڑی ہوئی ان روحوں کو پھر سے آزاد کریں جو اپنی ناکامیوں کو تقدیر کا لکھا سمجھ کر کام سے جی چرا رہے ہیں ہمیں فرہاد کے نقش قدم پر چلنا چاہیے جس نے تن تنہا پہاڑ کو کھود کر سرنگ نکالی تھی اگر آپ کو اپنے وطن سے واقعی محبت ہے تو پھر ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے سے کام نہیں چلے گا کام اور مسلسل کام کر کے ہم اپنی منزل پا سکتے ہیں۔ جب تک محروم طبقے کی محرومیاں ختم نہیں ہو جاتی ہم نے آرام سے نہیں بیٹھنا کام کرتے رہنا ہے۔ آگے بڑھتے رہنا ہے۔ ہر رکاوٹ کو عبور کرنا کسی سے نہیں ڈرنا۔

شعر نمبر۔4

www.ilmkidunya.com

اہل ہنگامہ سا ہے آج جہاں پر برپا — آج بھائی ہیں سگے بھائی کے خون کا پیاسا

آج ڈھونڈے سے نہیں ملتی زمانے میں وفا — آؤ اس جنس گراں مایہ کو پھر عام کریں

نوجوانان وطن! آؤ کوئی کام کریں

تشریح:

اِس بند میں شاعر زمینی حالات اور اُن کے انسانی معاشروں اور رشتوں پر پیدا ہونے والے اثرات کا تذکرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آج ہمارے وطن عزیز میں ایک ہنگامہ برپا ہے کسی شعبے کی سمت درست نہیں ہر طرف فساد، لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم ہے۔ حصول مال اور زمین کے لیے کوئی بھی خونی رشتہ کسی بھی تقدس کو پامال کرنے سے گریز نہیں کرتا۔

اے میرے وطن کے نوجوانو! دنیا میں ہر طرف بد امنی اور قتل و غارت گری کا دور دورہ ہے بد امنی کا راج ہے ایک بھائی اپنے سگے بھائی کو قتل کرنے پر تلا ہوا ہے اپنے پر اس کی تمیز باقی نہیں رہی۔ دوست دشمن کا پتہ نہیں چلتا محبت کا جذبہ لوگوں کے دلوں سے رخصت ہو چکا ہے اندھیر نگری ہے لوٹ مار کا بازار گرم ہے ان پر ترین حالات کو دیکھتے ہوئے ہم سب کا فرض ہے کہ محبت جو ایک قیمتی شے ہے ایک بار پھر لوگوں کے دلوں میں پیدا کر دیں لیکن یہ

www.ilmkidunya.com

آسان کام نہیں اس کے لیے سخت محنت اور کام کی ضرورت ہے۔ انسان اور انسانیت کو بالائے طاق رکھ دیا ہے۔ جو کہ اصل ہے اور سچ ہے کوئی بھی انسانی معاشرہ بغیر محبت ، وفا، یگانگت، بھائی چارہ کے کام نہیں رہ سکتا۔

شعر نمبر۔5

جام جم سے نہ ڈریں شوکت کے سے نہ ڈریں   حشمت رُوم اور صولت رے سے نہ ڈریں
ہم جواں ہیں تو یہاں کی کسی شے سے نہ ڈریں   ہم جواں ہیں تو نہ کچھ خدشہ ءِ آلام کریں
نوجوانان وطن! آو کوئی کام کریں

تشریح:

شاعر اس بند میں کہتے ہیں میں جام جم سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے یا استعالی ہے۔ رعب اور دبورے والا کوئی بادشاہ نہ رہا سب کے سب خاک میں مل کر خاک ہو گیے۔ روم جیسی عظیم الشان سلطنت نہ رہی، نہ وہ بادشاہ، نہ محل ، نہ فوج سب کچھ وقت کے بے رحم دھارے نے کاٹ کر رکھ دیا۔

www.ilmkidunya.com

اے میرے وطن کے نوجوانو ! اگر دنیا کی دوسری قوموں نے ترقی کی ہے اور سائنس اور ٹیکنالوجی میں آگے بڑھ گئیں ہیں اور ایران کے بادشاہوں کی طرح قوت اور طاقت حاصل کی ہے اور قدیم زمانے کے روم اور تہران کے لوگوں کی طرح شان و شوکت کی زندگی گزار رہے ہیں تو یہ تقدیر کا ثمر نہیں بلکہ ان کی سخت محنت اور عمل کی وجہ سے ہے ان قوموں سے خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں ان قوموں کا مقابلہ کرنے اور ان سے آگے بڑھنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم بھی سخت محنت کریں۔ دن رات ایک کرکے کام کریں اور عمل کرکے ثابت کریں کہ ہم ان قوموں سے کسی طرح کم نہیں۔

نوجوانوں میں اس بات کی صلاحیت دوسروں کی نسبت زیادہ ہوتی ہے کہ وہ عہد کہن سے جلدبیزاری کا اظہار کرتے ہیں اور مشکل سے مشکل حالات و واقعات کا مردانہ وار مقابلہ کرتے ہیں۔ اس لیے اے نوجوانوں آو مل کر وطن عزیز کی قسمت بدلیں۔

<u>شعر نمبر-6</u>

رشتہء مکر دریا توڑ بھی دیں، توڑ بھی دیں　　　کاسہء حرص وہوا چھوڑ بھی دیں، پھوڑ بھی

اپنی یہ طُرفہ ادا چھوڑ بھی دیں، چھوڑ بھی دیں تو کچھ کام کریں، کام کریں، کام کریں

نوجوانانِ وطن! آؤ کوئی کام کریں

تشریح:

شاعر اُن رکاوٹوں کو عبور کرنے کا تذکرہ کرتے ہیں جن کے باعث انسان ترقی نہیں کر پاتا دراصل یہ کچھ نفسیاتی بیماریاں ہیں جو انسانی ذہن کو جکڑ لیتی ہیں اور انسان دلدل میں پھنستا چلا جاتا ہے۔ بظاہر اُسے لگتا ہے کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو رہا ہے مگر در حقیقت اور زوال پذیری کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔

اے میرے وطن کے نوجوانو! آؤ ہم عہد کریں کہ دھوکے اور فریب سے کام نہیں لیں گے نمود و نمائش نہیں کریں گے۔ حرص اور لالچ کو چھوڑ کر محبت اور الفت کی فضا قائم کریں گے ہمدردی، احسان، ایثار اور مروت سے کام لیں گے آؤ ان عجیب و غریب اور بری حرکتوں سے توبہ کریں اور کام کی طرف راغب ہو جائیں۔ کام اور کام ہی ہمارے مسائل اور مصائب کا عمل ہے وقت نکلا جا رہا ہے سخت محنت اور عمل سے ہم اپنی تقدیر بدل سکتے ہیں۔

www.ilmkidunya.com

حقیقی معنوں میں قوم ، ملک اور معاشرے کے لیے مضبوط بنیادوں پر کچھ ایسا کر کے دیکھنا ہے جس سے پسے ہوئے طبقے کو جکڑی بندیوں سے نجات ملے ، اُجڑی ہوئی بستیاں آباد ہوں۔ انسانیت کے زخموں کو مرہم ملے۔ طویل اندھیری رات کا خاتمہ ہو اور حقیقی آزادی سے فیض یاب ہوں۔

(روز رفتہ)

www.ilmkidunya.com